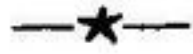


اور امامت کا منصب عطا فرمایا یہ اس دین حنیف کی خصوصیت ہے جس نے ایک بھنگے، ٹگرے، پابنچ اور چٹھی ناک والے سیاہ فام شخص حضرت عطاء بن ابی رباح کے سامنے اجلہ علم و فضل کو سرنگوں کرا دیا جن کی وفات کو اہل مدینہ نے "مانیت سے مروی" سمجھا۔ (منا و حدناۃ الاکابر العافیۃ) جن کے بارہ میں اسلامی سلطنت کے فرمانروا عبد الملک بن مروان موسم حج میں منادی کراتے تھے کہ عطار کے علاوہ کوئی اور فتویٰ نہ دے، وہ عطاء جو اہل حرمین کا امام اور فقیہ تھا، اور جنہیں مسلمانوں کے سب سے بڑے پیشوا اور حنیف نے اپنے تمام اساتذہ اور شیوخ سے افضل قرار دیا۔ یہ اس روشن معدی تہذیب اور حنیفی ملت کی داستان ہے، جس کے ایک خلیفہ عمر بن عبد العزیز نے ایک سیاہ فام لونڈی کی شکایت پر والی مصر ایوب بن شریحیل کو مانور کیا کہ میرا خط لٹے ہی تم خود سواری کسو، خود روانہ ہو جاؤ اور اپنے سامنے اس کے گھر کی دیوار بلند کرا دو۔ گورنر نے جا کر بڑی تلاش کے بعد گنام لونڈی کا مکان معلوم کیا اور خود اپنی نگرانی میں امیر المؤمنین کی خواہش پوری کی۔ — تف ہے اس عقل و غرور پر جو اس روشن اور تابندہ تہذیب کی عصر حاضر کی خوبی اور ذلیل تہذیب سے کچھ بھی نسبت قائم کرے۔



ایک خبر ہے کہ مغربی پاکستان کے صرف ایک شہر لاہور میں ایک ماہ کے اندر پولیس کے علم میں بارہ ہزار جرائم آئے۔ پولیس کی نگاہ احتساب سے بچنے والے جرائم تو یقیناً لاکھوں سے کم نہ ہوں گے۔ یہ ایک سیاہ تصویر ہے اس معاشرے کی جو بہت تیزی سے تصور آخرت سے آزاد اور خشیہ خداوندی اور ایمان کی دولت سے محروم ہوتا جا رہا ہے۔ ایسے ماحول میں جہاں نہ تو ایمانی اوصاف کو ابھارنے، بھلائیوں کی تلقین اور برائیوں سے روکنے کا خاطر خواہ انتظام ہو اور نہ معاشرہ کو ہلاکت اور تباہی سے بچانے کیلئے اسلامی حدود و تعزیرات کا قیام و اہتمام، قانون شکنی، جرائم، طغیانی اور اباحت کا دور دورہ کیسے نہ ہو۔؟ مخلوط کلبوں، عربیانی، ثقافتی تقریبات، سینماؤں، تھیٹروں، اور چلتے پھرتے قحبہ خانوں جیسی صحافت کی بنیادوں پر صالح معاشرہ کب استوار ہو سکا ہے۔؟

ان ظلمتوں میں اونچے ایوانوں سے روشنی کی چمک اگر نمودار ہوتی ہے، تو ہمارے قابل احترام سابق چیف جسٹس کارنیل کے بیانات کی شکل میں جو عیسائی ہو کر کبھی حدود و تعزیرات اسلام کو معاشرہ کی اصلاح کا واحد ذریعہ قرار دیتے ہیں۔ اور کبھی اسلامی اقدار کے فروغ کو اس ملک کی تمام مشکلات کا حل، سچی بصیرت اور اسلام کی سچائیوں کا راسخ یقین اور نصیب ہوا تو ایک "کافر" کو جس کے اندر سے اسلام کی روح بول رہی ہے، اپنیوں میں سے کتنے ہیں جن کا ظاہر تو مسلمان ہے